بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

افسوس ہے معاہدۂ رچھ جس سے توقع تھی کہ دونوں پڑوسی ملکوں میں تعلقات کی خوشگواری اور بہتری کی فضا قائم ہوگی اور آپس کے اختلافی معاملات و مسائل خوش اسلوبی کے ساتھ طے ہوجائیں گے۔ ابھی اس معاہدہ کی روشنائی خشک بھی نہیں ہوئی تھی کہ اعلانِ جنگ کے بغیر دونوں ملکوں میں شدید جنگ چھڑ گئی۔ کوئی شخص اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ اس کا اولین سبب پاکستان کی طرف سے مسلح اور غیر مسلح مداخلت کاروں کا بہت بڑی تعداد میں جنگ بندی کی لائن کو عبور کرکے غیر قانونی طور پر کشمیر میں پہونچ جانا اور یہاں گڑبڑ مچانا، اور تخریبی کارروائی کرنا ہے۔ یہ ایسی صاف اور واضح بات ہے کہ اقوامِ متحدہ کے مشاہدین کے سربراہ نے اپنی رپورٹ میں اس کا اعتراف کیا ہے، اور اسی رپورٹ کی بنیاد پر عالمی حفاظتی کونسل کے جنرل سکریٹری یوتھان نے جو اپنی رپورٹ مرتب کی ہے اس میں اس کی تصدیق کی ہے جب جنگ چھڑ جاتی ہے تو زمانۂ امن کی تمام اخلاقی قدریں بدل جاتی ہیں اور ان کی جگہ دوسری قدریں لے لیتی ہیں۔ زمانۂ امن میں جو فعل سب سے زیادہ قبیح اور حد درجہ لائقِ مذمت سمجھا جاتا ہے۔ جنگ میں وہ لائقِ تحسین اور سزاوارِ مدح و ستائش بن جاتا ہے، اس لئے اب یہ کہنا فضول ہے کہ کس نے کیا کیا؟ کس نے کتنی تباہی مچائی؟ اور کس نے غنیم کو کتنا نقصان پہونچایا؟ دیکھنا یہ چاہئے کہ شروعات کس نے کی؟ اور پہل کس کی طرف سے ہوئی۔ عربی کا مشہور مقولہ ہے "البادی اظلم" اس کے مطابق اصل ذمہ داری اُس کی ہے جس نے پہل کی ہے۔

اب اگرچہ حفاظتی کونسل کی مداخلت اور اُس کی تجویز کی بنیاد پر فائر بندی ہوچکی ہے، لیکن کشمکش اور کشیدگی میں کمی ہونے کے بجائے زیادتی ہی ہورہی ہے اور جیسا کہ دونوں ملکوں کے سربراہوں نے بار بار کہا ہے اس بات کا

اندیشہ ہے کہ جنگ پھر چھڑ جائے اور اس میں شبہ نہیں کہ اگر خدانخواستہ جنگ پھر ہوئی تو یہ پہلی جنگ سے بھی شدید تر ہوگی۔ دونوں طرف اشتعال حد سے زیادہ ہے، اور اس وقت تک کوئی صورت سمجھوتہ اور مصالحت کی سامنے نہیں آئی ہے، لیکن حق یہ ہے کہ فائربندی کا یہ وقفہ احتساب نفس اور اپنے دلوں کو ٹٹولنے کا ہے، جب آدمی غصہ میں ہوتا ہے تو حقائق سے اس کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں وہ اپنے نفع نقصان کو بالکل نہیں سمجھتا۔ اور بسا اوقات وہ اپنے غم و غصہ کا خود ہی شکار ہو جاتا ہے، سوچنے اور ٹھنڈے دل و دماغ سے غور کرنے کی بات یہ ہے کہ پاکستان کو اس جنگ سے کیا فائدہ ہوا۔؟ کیا اس سے کشمیر کا مسئلہ حل ہو گیا ؟ کیا اس کی من مانی مراد حاصل ہو گئی ؟ جنگ میں جو عظیم نقصانات اور خسارے ہوئے ہیں۔ جن کے اثرات ایک مدت تک دور نہیں ہو سکتے اُن سب کے باوجود آج بھی صورت حال یہ ہے کہ مجلس اقوام متحدہ سے اپیل کی جارہی ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کا کوئی کامیاب اور مؤثر حل پیدا کرے، اس بناء پر وہ ہزاروں فوجی جو میدان جنگ میں کام آگئے اور وہ ہزاروں عوام جو گھر سے بے گھر اور اپنے املاک و جائدادوں سے محروم ہو کر خستہ و خراب اور تباہ و برباد ہو گئے اُن کی روحیں یہ پوچھنے کا حق رکھتی ہیں کہ جب کشمیر کا مسئلہ مجلس اقوام متحدہ سے ہی طے کرانا تھا تو یہ کام جنگ کے بغیر بھی ہو سکتا تھا اس خوں ریزی اور ہلاکت انگیزی کی ضرورت کیا تھی؟ اور یہ سارا ہنگامۂ فتنۂ و شر کس لئے برپا کیا گیا ؟ جنگ میں جو کام آگئے وہ تو کام آہی گئے، لیکن اس جنگ کا اثر پورے ملک کی اقتصادیات اور ترقیاتی منصوبوں، سیاسی زندگی اور بین الاقوامی تعلقات پر جو پڑے گا اسے کوئی ہوشمند انسان نظر انداز نہیں کر سکتا، تو اب سوال یہی ہے کہ یہ سارے پاپڑ آخر کس لئے بیلے گئے تھے،؟ دنیا کے تمام ارباب بصیرت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ پہلے زمانہ میں جنگ سے کسی بات کا فیصلہ قطعی طور پر ہو گیا ہو تو ہو گیا ہو، لیکن آج کل کے حالات میں یہ بالکل ناممکن ہے۔ اب جنگ سے کوئی معاملہ حل نہیں ہوتا بلکہ اور الجھ ہی جاتا ہے، اس عام رائے کے علاوہ چوں کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے اس لئے نامناسب نہ ہوگا اگر ہم اس موقع پر اس کی توجہ قرآن مجید کی اُس آیت کی طرف منعطف کرائیں جس میں صاف طور پر حکم دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کو جنگ و جدال کے بجائے اپنے مخالفین کے دل کو فتح کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ارشاد ہے:

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ‏ اور اچھائی اور برائی دونوں برابر نہیں ہیں، تم اپنے سے

اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ	مدافعت ایسے طریقہ سے کرو جو سب سے بہتر ہو تاکہ
بَیْنَكَ وَ بَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ ۝	تمہارا دشمن بھی تمہارا پکا دوست بن جائے اور (ہاں) اس
وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا وَمَا	راستہ پر وہی لوگ چلتے ہیں جو صبر کرنے والے ہوتے ہیں اور
یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ ۝	وہ چلتے ہیں جو بڑے خوش نصیب ہوتے ہیں۔

اس فرمانِ خداوندی کی روشنی میں جذبات پر قابو رکھ کر ایک مسلم مملکت کو غور کرنا چاہیے کہ اُس کا برتاؤ اپنے قریبی ہمسایہ ملک سے جس میں پانچ ساڑھے پانچ کروڑ مسلمان بھی رہتے ہیں کیا ہونا چاہیے۔

علاوہ ازیں ہمیں اپنی گورنمنٹ سے بھی یہ کہنا ہے کہ اصل امرِ متنازع فیہ کے بارہ میں اُس کی پالیسی، اُس کے بیانات اور اعلانات اب تک قطعی طور پر صاف اور واضح نہیں ہیں اور اُن میں مکمل ہم آہنگی اور مطابقت نہیں ہے۔ سوال یہ ہے، کشمیر ایک امرِ متنازع فیہ اور اس بناء پر لائقِ گفتگو ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو پھر یہ کہنے کے کیا معنی ہیں کہ "کشمیر اب ایک بند باب ہے" "وہ ہندوستان کا ایک اٹوٹ حصہ ہے"۔ اور اس لئے اب وہ خارج از بحث ہے" اور اگر یہ موضوع سچ مچ لائقِ گفتگو ہی نہیں تو اب سوال یہ ہے کہ حفاظتی کونسل کا رزولیوشن مورخہ ۲۰ ستمبر جس میں اس امرِ نزاعی کا تذکرہ تھا اُسے جوں کا توں بغیر کسی شرط کے کیوں تسلیم کر لیا گیا؟ ۶۲ء میں پنڈت جی اور صدر ایوب کا جو مشترکہ اعلان نکلا تھا اُس میں اِس کا ذکر کیوں تھا؟ کیا اس طرح کے اعلان میں ہندوستان کے کسی اور حصہ کا ذکر روا ہو سکتا تھا؟ یہی وجہ ہے کہ مغرب کی بڑی طاقتوں کا ذہن بھی اب تک اس معاملہ میں صاف نہیں ہے اور یہ مسئلہ اب تک لبس کی گانٹھ بنا ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ اس کے متعلق ایک نہایت واضح صاف اور معین پالیسی ہو، اُس پر سختی سے عمل کیا جائے، اور ہر جگہ اُس کی پیروی کی جائے۔ تاکہ یہ روز روز کا خرخشہ ختم ہو اور مستقل اور پائدار امن کی شکل پیدا ہو، اقوامِ متحدہ کی فوج اور اُن کے مبصروں کے ذریعہ امن قائم رکھنا کوئی امن نہیں ہے۔ اور دو قریبی ہمسایہ اور خود مختار آزاد حکومتوں کے لئے لائقِ فخر نہیں بلکہ سرمایۂ ننگ و عار ہے۔